شہادت...ایک تحقیقی مطالعہ

محمد سرور*

Abstract

The word martyr has multiple literal meanings, but the term martyr referred to as for the ones killed in the warfare because of religious purposes. The virtues and high rank values of martyrdom, ascribed within the Holy Quran and Sunnah of the prophet (PBUH), asserted only for the martyr of Jihad o Qital. However, the rest forms of demise, to whom the Prophet (PBUH) declared as martyrdom, are due to their ranks in the hereafter. However, they can never get hold of the same rank as the martyrs of *Jihad o Qital* hold. The main objective and motive of writing this research article, according to the researcher, is to define Martyrdom, its high rank virtues, kinds and jurisprudential rules in a clear and undoubted manner; so that, readers could understand it easily and clearly.

Key Words: Shahadat, Shahid́ i̗ Dunya, Shahid́ i̗ a̒khrah, Jihad, Qital,

* ایم فل سکالر، شیخ زاید اسلامک سنٹر، جامعہ پنجاب، لاہور

شہید کے ایک سے زیادہ لغوی معانی ہیں اور اصطلاحا ًشہید مید ان جنگ میں مارے جانے والے شخص کے لئے بولاجاتا ہے۔ اسلامی تراث کے اندر شہید کے ضمن میں جتنے فضائل بیان کئے جاتے ہیں وہ بنیادی طور پر میدان جنگ کے شہید ہی کے لئے بیان کئے جاتے ہیں البتہ موت کی باقی ساری صورتیں ، جن کو کسی حکمت کی بنا پر نبی مہربان ﷺ نے شہادت سے تشبیہ دی ہے وہ اخروی درجہ اور مقام کے اعتبار سے ہے جہاد و قتال کے شہید کے برابر نہیں ہوسکتے۔ محقق کے پیش نظر دوران تحقیق یہ نقطہ رہا ہے کہ ان سب کو بے غبار انداز میں بیان کیا جائے اور ان کے احکام و مقام کو بھی علیحدہ علیحدہ مفصل تحریر کیا جائے۔

شہید کا لغوی مفہوم

قرآن پاک میں اللہ نے اس لفظ کو مختلف معانی میں استعمال فرمایا ہے۔
ان معانی میں گواہ ہونا ، حاضر ہونا، اور باخبر ہونا وغیرہ مشترک ہیں ۔
چنانچہ اللہ فرماتے ہیں ۔

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۔ [1]

ایک دوسری جگہ ارشاد خداوندی ہے ۔

وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى [2]

سورۃ آل عمران میں ارشاد باری تعالی ہے۔

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ شَهِيدٌ عَلَى مَا تَعْمَلُونَ [3]

سورۃ مائدہ میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتے ہیں ۔

فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ [4]

سورۃ ق میں ارشاد خداوندی ہے ۔

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَذِكْرَى لِمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ [5]

مذکورہ بالا آیات میں لفظ شہید کا جو معنی مشترک نظر آتا ہے وہ حاضر اور خبردار ہونے کا ہے جبکہ علامہ ابن منظور افریقیؒ لکھتے ہیں کہ شہید سے مراد وہ شخص جس کے علم سے کوئی چیز مخفی نہ ہوں۔ شہید کا معنی گواہ بھی ہے اس کی دلیل یہ دی ہے کہ اس کو شہید اس لئے بھی کہا جاتا ہے کہ ملائکہ اس کے جنتی ہونے پر گواہ ہوتے ہیں۔ شہید کے مجموعہ معانی کے بارے میں علامہ ابن منظورؒ رقمطراز ہیں کہ

شهد: من اسماء ﷲ عزوجل ! و قيل : الشهيد الذی لا يغيب من علمہ شی ء، والشهيد حاضر، الشهيد المقتول فی سبيل ﷲ والجمع شهداء ۔ قال! الشهيد فی الاصل من قتل مجاهدا فی سبيل ﷲ، ثم التسع

فیہ، فاطلق علی من سمّاہ النبیﷺ من المبطون والغریق والحریق و صاحب الھدم وذات الجنب و غیرھم، وسمّی شھید لا ن ملائکتہ شھود لہ بالجنۃ، و قیل: لا نہ حیّی لم یمت کانہ شاھد ، ای حاضر، و قیل لا ن ملائکۃ الرحمۃ تشھدہ ، و قیل لقیامہ بشھادۃ الحق فی امر اللہ حتی قتل، و قیل لانہ یشھد ما اعداللہ لہ من الکرامۃ بالقتل(6)

مولانا وحید الزماں کیرانوی ''القاموس الوحید'' میں شہید کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ لفظ شہید کامادہ "شھد" ہے جس کا مطلب ہے کسی بات کی یقینی خبر دینا۔ شھید لفلان علی فلان بکذا۔ کسی کے حق میں کسی کے خلاف کسی بات کی گواہی دینا، آنکھ سے دیکھی اور کان سے سنی بات بتانا ۔ شھید باللہ ۔اللہ کی قسم کھانا ، کسی بات کا حلف اٹھانا، اپنے علم میں آئی ہوئی بات کا اقرار کرنا۔دیکھنا ، پانا وغیرہ ذالک۔7

درج بالا بحث سے واضح ہوا کہ لفظ شہید متعدد معانی کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ یہ اللہ کی صفاتی ناموں میں سے ایک ہے،جس سے مراد وہ ذات ہے جس کے علم سے کوئی چیز مخفی / پوشیدہ نہ ہو۔ اس کےمعنی گواہی ، آنکھوں سے مشاہدہ کرنے، پانے، حلف اٹھانے، اور اقرار کرنے کے بھی آتے ہیں۔ ان کے علاوہ بھی متعدد معانی میں یہ لفظ استعمال ہوتا ہے، البتہ اصطلاحی طور پر شہید اسے کہتے ہیں جو اللہ کی راہ میں مارا گیا ہو یا ظلماً قتل ہوا ہو،یاسرحدوں کی حفاظت کرنے میں موت آئی ہو وغیرہ ذلک۔

شہید کا اصطلاحی مفہوم

شہید کے لغوی معانی جاننے کے بعد اس کی اصطلاحی معانی جاننے کی کوشش کرتے ہیں ۔اصطلاح میں شہید اس شخص کو کہا جاتا ہے جس کو مشرکین نے قتل کر دیا ہو یا میدان جنگ میں مارا گیا ہو اور اس پر زخم کے نشان ہوں یا اسے مسلمانوں نے ظلماً قتل کر دیا ہو اور اس کے قتل کی وجہ سے دیت واجب نہ ہوئی ہو، جیسا کہ صاحب ہدایہ نے بیان فرمایا ہے۔

الشھید من قتلہ المشرکون او وجد فی المعرکۃ وبہ اثر ا و قتلہ المسلمون ظلما ولم یجب بقتلہ دیۃ فیکفن و یصلی علیہ ولا یغسل فی معنی شھداء احد (8)

صاحب ہدایہ نے اس کا حکم بھی بتا دیا کہ اسے بغیر غسل کے صرف کفن دیاجائیگا اور نمازجنازہ پڑھ کر اسےدفن کر دیا جائیگا۔ آخرمیں فرمایا کہ ان کی نماز جنازہ پڑھی جائیگی تاکہ شہداء کےمعنی میں داخل ہوں۔ اس کی توثیق صحیح بخاری سے بھی ہوتی ہے جس میں امام بخاری نے پہلے ایک حدیث بیان کی ہےجس میں دو شہدائے احد کی نماز جنازہ آپ ﷺنے نہیں پڑھی بعد ازاں ایک اور حدیث بیان کی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ ایک دن آنحضرت ﷺ باہر تشریف لائے اور شہدائےاحد پر اس طرح نماز پڑھی جس طرح میت پر

پڑھی جاتی ہے۔

"عن عقبۃ بن عامر ان النبیﷺ خرج یوما فصلی علی اھل احد صلاتہ علی المیت (9)۔"

حضرت عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہ ایک دن رسول اللہﷺ باہر تشریف لے گئے تو اہل احد (شہدائے احد) پر ایسی نماز پڑھی جس طرح میت پر پڑھی جاتی ہے۔

شوافع ؒ نے پہلی حدیث سے استدلال کیا ہے کہ شہیدکی نمازہ جنازہ بھی نہیں پڑھنی چاہیئے جبکہ احناف ؒ نے اس کے بعد آپﷺ کےعمل مبارک سے استدلال کیا ہے کہ شہید کی نماز جنازہ پڑھنی چاہئےکیونکہ یہ شہید کے مزید رفع درجات کا باعث ہےاور راقم الحروف کے نزدیک بھی احناف کا موقف زیادہ قرین قیاس ہے کیونکہ آپﷺ کا عمل مبارک بھی حجت ہے، او ریہ عمل پہلے عمل کا نسخ بھی ہو سکتا ہے۔ نیز یہ کہ شہید کی مزید عزت و تکریم اور رفع درجات کا ذریعہ بھی ہوسکتاہے۔ واللہ اعلم

ورود لفظ شہید قرآن پاک میں

شہید کا لغوی و اصطلاحی مفہوم جاننے کے بعد اس کو قرآن کی روشنی میں دیکھتے ہیں کہ اللہ نے اپنی ابدی کتاب میں اس لفظ کو کن معانی میں استعمال فرمایا ہے۔ اللہ نے دیگر الفاظ و اصطلاحات کی طرح اس لفظ کو بھی مختلف معانی میں استعمال کیا ہے۔ ذیل میں لفظ شہید کی قرآن کی روشنی میں کی جاتی ہے۔ اللہ نے لفظ شہید کو گواہ کے معنی میں استعمال فرمایا ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

1. وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ ۔ بقرہ 282

''اور گواہ کر لیا کرو جب تم سودا کرو''

سورۃ آل عمران میں یہ حاضر اور شہود کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

2. قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ شَهِيدٌ عَلَى مَا تَعْمَلُونَ ۔ آل عمران 98

''تو کہہ اے اہل کتاب کیوں منکر ہو تے ہو اللہ کے کلام سے اور اللہ کے رو برو ہے جو تم کرتے ہو''

سورۃ المائدہ میں یہ باخبر کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

3. فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۔ المائدہ 117

''پھر جب تو نے مجھ کو اٹھا لیا تو تو ٗ ہی تھا خبر رکھنے والا ان کی اور تو ٗ ہر چیز سے خبردار ہے''

سورۃ یونس میں بھی اس کو گواہ اور خبردار کے معنی میں استعمال کیا ہے

4. اللَّهُ شَهِيدٌ عَلَى مَا يَفْعَلُونَ ۔ یونس 46

''پھر اللہ شاہد ہے ان کاموں پر جو کرتے ہیں''

سورۃ فصلت میں یہ اقرار کے معنی میں استعمال ہوا ہے

5. وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ أَيْنَ شُرَكَائِي قَالُوا آذَنَّاكَ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيدٍ ۔ فصلت 47

’’جس دن ان کو پکارے گا کہاں ہیں میرے شریک . بولیں گے ہم نے تجھ کو کہہ سنایا ہم میں کوئی اس کا اقرار نہیں کرتا ‘‘
سورۃ ق میں یہ توجہ ، دل لگا کر، یکسو کے معنی میں استعمال ہوا ہے
6. إِنَّ فِي ذَلِكَ لَذِكْرَى لِمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ . ق 37
’’اس میں سوچنے کی جگہ ہے اس کو جس کے اندر دل ہے یا لگائے کان دل لگا کر‘‘
سورۃ بروج میں بھی یہ سورۃ المائدہ اور سورۃ یونس کی طرح باخبر کے معنی میں استعمال ہوا ہے
7. الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ . بروج 9
’’جس کا راج ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور اللہ کے سامنے ہے ہر چیز‘‘
مذکو رہ بالا آیات میں بھی شہید باخبر، کان لگا کر سننا، گواہ بننا ، شاہد ہونا وغیرہ ذالک کے معانی میں استعمال ہوا ہے۔ الغرض قرآن میں بھی لفظ شہید اپنے لغوی معانی میں استعمال ہوا ہے۔

ورود لفظ شہید احادیث نبویہ ﷺ میں

لفظ شہید جس طرح قرآن پاک کی مختلف آیات میں بیان ہوا ہے اسی طرح نبی مہربان ﷺ کی متعدد احادیث میں بھی بیان ہوا ہے۔ سطور ذیل میں کوشش کی گئی ہے کہ ان تمام احادیث کو یکجا کیا جائے جن میں اللہ کے نبی ﷺ نے شہید کا تذکرہ کیا ہے۔ ذیل میں وہ احادیث ملاحظہ ہوں جن میں لفظ شہید وارد ہوا ہے۔

1. عن ابی هریرۃ ان رسول ﷲ ﷺ قال بینما رجل یمشیی بطریق وجد غصن شوک علی الطریق فاخرہ فشکر ﷲ لہ فغفرلہ ، و قال الشهداء خمسۃ : المطعون والمبطون والغرق وصاحب الهدم والشهید فی سبیل ﷲ عزوجل (10)

حضرت ابو ہریرۃ □ نے رویت کی کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص جا رہا تھا اس نے راستہ میں ایک کانٹے دار شاخ دیکھی توہٹا دی ، اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے میں اسکی مغفرت فرما دی اور آپ ﷺ نے پھر فرمایا کہ شہید پانچ طرح کےہیں: جو طاعون سے مرے، جو پیٹ کے عارضے سےمرے، جو ڈوب کر مرے، جو دب کر مرے اور جو اللہ کی راہ میں شہید ہو جائے۔

2. عن ابی هریرۃ قال، قال رسول ﷲ ﷺ: ما تعدون الشهید فیکم قالوا یا رسول ﷲ من قتل فی سبیل ﷲ فهو شهید قال ان شهداء امتی اذاً لّقلیل قالوا فمن هم یا رسول ﷲ، قال: من قتل فی سبیل ﷲ فهو شهید و من مات فی سبیل ﷲ فهو شهید من مات فی الطاعون فهو شهید و من مات فی البطن فهو شهید، قال ابن مقسم اشهد علی ابیک فی هذا الحدیث انہ قال

والغريق شهيد (11)
حضرت ابو ہریرۃ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا کہ تم شہید کس کو کہتے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہﷺ جو اللہ کی راہ میں مارا جائے وہ شہید ہے ۔ آپﷺ نے فرمایا ، تب تو میری امت میں شہید بہت کم ہوں گے، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہﷺ پھر شہید کون لوگ ہیں ؟ آپﷺ نے فرمایا جو اللہ کی راہ میں قتل کیا جائے وہ شہید ہے، اور جو اللہ کی راہ میں مر جائے وہ شہید ہے، جو طاعون میں مرے وہ بھی شہید ہے ، جو پیٹ کی بیماری میں مرے وہ بھی شہید ہے، ابن مقسم بیان کرتے ہیں کہ میں تیرے باپ کے اوپر گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے کہا کہ جوڈوب کر مرجائے وہ بھی شہید ہے۔

درج بالا حدیث میں طاعون کی تشریح میں حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے مختلف اقوال نقل کئے ہیں، آخر میں فرمایا کہ یہ ورم ہے جو بڑھتا ہے۔

"قلت فھذا ما بلغنا من کلام اھل اللغۃ و اھل الفقہ والا طباء فی تعریفہ و الحاصل ان حقیقتہ و رم ینشاء " (12)

"میں کہتا ہے کہ یہ وہ بحث (کلام) ہے جو ہمیں اہل لغت، اہل فقہ اور اطباء کی طرف سے اسکی تعریف میں پہنچا ہے اور اس کا حاصل یہ ہے کہ حقیقت میں یہ ورم ہے جو پھولتا (بڑھتا)ہے ۔

ورم کا مطلب ہے کہ پھولنا یا سوجنا،یعنی جسم کے کسی حصے کے سوجنے یا پھولنے کو طاعون کہتے ہیں خواہ وہ وبائی مرض کی وجہ سے ہو، خواہ ہوا کی عدم موافقت کی وجہ سے ہویا کسی اور وجہ سےہو۔ غرض یہ کہ اس کا مفہوم وسیع ہے اور یہ ہروبائی مرض کے لئے بولا جاتا ہے جو کسی علاقے میں پھیل جاتا ہے۔

3۔ قال رسول اللہﷺ (الشھادۃ سبع سوی القتل فی سبیل اللہ : المطعون شھید ، والغرق شھید و صاحب ذات الجنب شھید ۔ والمبطون شھید، و صاحب الحریق شھید ، والذی یموت تحت الھدم شھید ، والمراۃ تومت بجمع شھید) ۔ (13)

رسول اللہﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں قتل ہونے والوں کے علاوہ سات شہید ہیں:مطعون شہید ہے، ڈبنے والا شہید ہے، ذات الجنب کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے ، پیٹ کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے، جل کر مرنےوالا شہید ہے، ملبے کے نیچے دب کرمرنے والا شہید ہے، حمل کی حالت میں مرنے والی عورت شہید ہے۔

درج بالا حدیث میں ذات الجنب کا لفظ آیا ہےاس کا لغوی معنی ہے پہلو والا جبکہ اصطلاح میں یہ اس بیماری کو کہا جاتا ہے جس سے پھیپھڑوں میں پانی پڑ جاتا ہے، جس کی وجہ سے اس شخص کی پسلیوں میں درد ہوتا ہے، اسی لیے اس کو پہلو کا درد بھی کہتے ہیں۔

4۔ حدثنا موسی بن تلیدان،قال: سمعت

القاسم ،یحدث عن عائشۃ قالت:((الطعین والمجنوب و النفساء والبطن شھادة)) فقال لہ ابی: عائشۃ حدثتک ھذا عن رسول اللهﷺ ؟فقال : ھکذا حدثتنی وھکذا حفظت (14)

موسی بن تلیدان طسنے کہا کہ میں نے قاسم کو سنا کہ وہ حضرت عائشہ سے حدیث روایت کر رہے تھے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ مطعون (طاعون سے مرنے والا)، مجنوب (ذات الجنب)، نفساء (نفاس میں مرنے والی عورتیں) اور مبطون (پیٹ کی بیماری سے مرنے والا یہ سب) شہید ہیں۔ تو اس نے اپنے والد سے دریافت کیا کہ کیا عائشہ نے اسی طرح حضور ﷺ سے روایت کی؟ تو فرمایا کہ اسی طرح آپ نے مجھے بیان کی اور میں نے اسی طرح محفوظ رکھی۔ اس حدیث میں نفاس والی عورتوں کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

5۔"عن سعید بن زید قال: قال رسول اللهﷺ من قتل دون مالہ فھو شھید، و من قتل دون اھلہ فھو شھید، ومن قتل دون دینہ فھو شھید و من قتل دون دمہ فھو شھید " (15)

حضرت سعید بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللهﷺ نے فرمایاجو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہوجائے وہ شہید ہے، جو اپنے اہل و عیال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہوجائے وہ شہید ہے، جو اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہو جائے وہ شہید ہے، اور جو اپنے دین کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہو جائے وہ بھی شہید ہے ۔

6۔ عن ابن عباس عن النبیﷺ من قتل دون مظلمتہ فھو شھید (16)

حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللهﷺ نے فرمایا کہ جو ظلماً قتل کیا گیا وہ (بھی)شہید ہے۔

7۔ قال رسول اللهﷺ "من سال الله القتل من عند نفسہ صادقاً، ثم مات او قتل فلہ اجر شھید"(17)

رسول اللهﷺ نے فرمایا کہ جو صدق دل سے قتل (شہادت) ہونے کی دعا مانگے پھر وہ فوت ہو جائے یا قتل ہو جائے تو اسے شہید کا (جیسا) اجر ملے گا۔

8۔ صحیح مسلم میں ابو ھریرۃ کی حدیث پر مصنف عبدالرزاق کی روایت میں "صاحب الغم" کا بھی اضافہ کیا گیا ہے۔

"قال رسول اللهﷺ : و صاحب الغم شھید "(18)

رسول اللهﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مصیبت یا غم والم میں فوت ہوجائےوہ شہید ہے۔ مجاہد نے تو یہاں تک فرمایا کہ تمام مومنین شہید ہیں۔ اس کی دلیل میں ذیل کی آیت تلاوت فرمائی۔

9. عن الثوری عن لیث عن مجاهد قال؛ کل مومن شهید، ثم تلاء: والذین آمنوا بالله و رسلہ اولئک هم الصدیقون والشهداء . (19)

مجاہد نے فرمایا کہ ہر مومن شہید ہے پھر سورۃ حدید کی آیت تلاوت فرمائی: اورجو لو گ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے وہی سچے اور شہید ہیں۔

10. قال رسول اللہ ﷺ " من فصل فی سبیل اللہ فمات اوقتل فهو شهید ، او وقصہ فرسہ او بعیره او لد غتہ هامۃ، اومات علی فراشہ بای حتف شاء اللہ، فانہ شهید و انّ لہ الجنۃ " (20)

11. قال رسول اللہ ﷺ: "اذا جاء الموت لطالب العلم و هو علی هذه الحالۃ مات وهو شهید ". (21)

رسول اللہﷺ نے فرمایا کہ طالب علم کو اگر طلب علم کے دوران موت آئے تو وہ شہید ہے۔

12. عن ابی هریرۃ قال: قال رسول اللہﷺ: "المتمسک بسنّتی، عند فساد امتی لہ اجر شهید" (22)

رسول اللہﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے فساد کے (فتنوں کے) دور میں میری سنت سے متمسک رہنے والے شخص کو شہادت (شہید ہونے) کا اجر دیا جائیگا۔

13. عن ابن عمر قال سمعت رسول اللہﷺ یقول: " من صلی الضحی و صام ثلاثۃ ایام من الشهر ولم یترک الو تر فی سفر ولا حضر کتب لہ اجر شهید"(23)

حضرت بن عمر نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو چاشت کی نماز پڑھے اور ہر مہینے میں تین روزے رکھےاور وہ سفر و حضر میں وتر چھوڑنے والا نہ ہو تو اس کیلئے شہید کا اجر لکھا جائیگا۔

14. ایک دوسری حدیث میں "سل " کی بیماری سے مرنے والے کو بھی شہید کہا گیا ہے۔ سل سے مراد وہ بیماری جس سے پھپھڑوں میں زخم بن جاتا ہے اور منہ سے خون آنے لگتا ہے اسے دقtuberculosis کی بیماری بھی کہتے ہیں۔(24)

15. ایک روایت میں ہے کہ بخار سے مرنے والا شہید ہے۔ (25)

16. قال رسول اللہﷺ:"المائد فی البحر الذی یصیبہ القی ء لہ اجر شهید، والغرق لہ اجر شهیدین ". (26)

رسول اللہﷺ نے فرمایا کہ سمندر کے سفر میں جسکو متلی (قے)آئے (اور وہ مر جائے) تو اس کو شہید (جیسا) اجر دیا جائیگا اور ڈوبنے والے کو دو شہیدوں کا اجر دیا جائیگا۔

درج بالا سطور میں وہ احادیث درج کی گئیں جن میں شہید کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ان احادیث میں جن لوگوں کو شہید کہا گیا ہے ان کی فہرست درج کرنے سے پہلے شہید کی اقسام و احکام درج کیے جاتے ہیں اور انہی اقسام کے ذیل میں پھران کی فہرست بھی درج کی جائیگی تاکہ احادیث میں شہید کی جو اقسام مخلوط طور پر ذکر ہوئی ہیں وہ نہ صرف الگ الگ ہو جائیں بلکہ ان کی علیحدہ فہرست سے ان کے احکام بھی واضح ہوجائیں۔

فضائل شہادت قرآن پاک کی روشنی میں

شہید کے فضائل کے متعلق قرآن وحدیث میں متعدد روایات موجود ہیں ،جن کا احصاءناممکن اگر نہیں مگر مشکل تو ضرور ہے۔ ذیل میں شہادت کی فضیلت کے بارے میں چند آیات و احادیث درج کی جاتی ہیں تاکہ اس کے حکم کے ساتھ ساتھ اس کی فضیلت بھی واضح و منقح ہوجائے۔ قرآن پاک میں اللہ نے شہداءکے موت کی تردید فرمائی ہے کہ یہ تو زندہ ہیں اور اللہ کے ہاں رزق پاتے ہیں لیکن تمہیں اس کی خبر نہیں ،جیسا کہ ارشاد ربانی ہے۔

1. وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَكِنْ لَا تَشْعُرُونَ[27]

’’اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں ۔‘‘

ایک دوسری آیت میں ارشاد باری تعالی ہے۔

2. وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ[28]

’’ اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ نہ خیال کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں، روزی پاتے ہیں۔‘‘

ایک دوسری آیت میں اللہ نے صاف صاف فرما دیا کہ مومنوں سے اللہ نے سودا کرلیا ہے، کہ اللہ نے مومنوں کی جان و مال جنت کے بدلے خرید لئے ہیں پس اب وہ اللہ کی راہ میں اپنی جان و مال سمیت لڑیں گے۔

3. إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ[29]

’’بے شک اللہ نے مسلمانوں سے ان کی جان اور مال خرید لئے ہیں اس بدلے پر کہ ان کے لئے جنت ہے اللہ کی راہ میں لڑیں تو ماریں اور مریں ۔‘‘

شہادت کا مقام اللہ کے ہاں کیا ہے؟درج بالا آیات میں اللہ نے صاف صاف بتلادیا کہ شہید کا مقام جنت اور حصول رضائے الٰہی کے سوا اور کچھ نہیں۔

فضائل شہادت احادیث نبویہ ﷺ کی روشنی میں

رسول اکرم ﷺ کی زبان اطہر سے بھی شہادت کے فضائل میں بے شمار احادیث وارد ہوئی ہیں ۔ آپ ﷺ نے شہادت کے مقام عالی کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ جنتیوں میں سے کوئی بھی دنیا میں واپس آنا نہیں چاہے گا سوائے شہید کے ،اس لئے کہ اس نے شہادت کی فضیلت دیکھی ہوگی۔جیسا کہ

ارشاد نبویﷺ ہے۔

1. عن أنس بن مالك رضي الله عنه، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (ما من عبد يموت، له عند الله خير، يسره أن يرجع إلى الدنيا، وأن له الدنيا وما فيها، إلا الشهيد لما يرى من فضل الشهادة، فإنه يسره أن يرجع إلى الدنيا، فيقتل مرة أخرى)[30]

’’حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضورﷺ نے فرمایا کہ کوئی بندہ ایسا نہیں جو مرکر اسے یہ بات خوش کرے کہ وہ دنیا میں واپس لوٹ آئے، خواہ اس کے لئے وہ سب کچھ ہو جو دنیا میں ہے کیونکہ اس کے لئے وہ بہتر ہوتا ہے جو اس کے لئے اللہ کے ہاں ہوتا ہے ،سوائے شہید کے کیونکہ وہ شہادت کے فضائل دیکھتا ہے پس اسے یہ بات خوش کرے گا کہ وہ دنیا میں آئے اور دوسری دفعہ قتل ہو جائے۔‘‘

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ شہید کا ضامن اللہ ہے اور جس کا ضامن اللہ ہو تو اسے نہ کوئی غم ہوگا اور نہ وہ خوف میں مبتلا ہوگا۔ جیسا کہ ارشاد نبویﷺ ہے۔

2. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَعْنِي يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ -: الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِي هُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ، إِنْ قَبَضْتُهُ أَوْرَثْتُهُ الْجَنَّةَ، وَإِنْ رَجَعْتُهُ رَجَعْتُهُ بِأَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ.[31]

’’رسول اللہ ﷺنے فرمایا کہ اللہ جل شانہ فرماتے ہیں کہ میری راہ کے مجاہد کا میں ضامن ہوں ،اگر میں اسے موت دے دوں تو اسے جنت عطاء کروں گا اور اگر اسے لوٹادوں (جہاد میں شہید نہ ہوجائے)تو اسے اجر(باعتبار آخرت)یا غنیمت کے ساتھ لوٹادوں گا۔‘‘

ایک اور روایت میں ہے کہ شہید کو اللہ چھ انعامات سے نوازے گا۔ان میں سے ایک یہ ہوگا کہ اس کی نہ صرف بخشش کی جائیگی بلکہ ستر رشتہ داروں کی شفاعت کی اجازت بھی دی جائیگی۔ چنانچہ فرمان نبویﷺ ہے۔

3. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللَّهِ سِتُّ خِصَالٍ: يُغْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ، وَيَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الأَكْبَرِ، وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ، الْيَاقُوتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَيُزَوَّجُ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ زَوْجَةً مِنَ الْحُورِ الْعِينِ، وَيُشَفَّعُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَقَارِبِهِ ".[32]

’’رسول اللہﷺ نے فرمایاکہ بے شک شہید کے لئے اللہ تعالیٰ کے دربار میں چھ انعامات ہیں: اس کے بدن سے خون نکلتے ہی اس کی بخشش کردی جا ئے گی، جنت میں وہ اپنا ٹھکانہ دیکھ لے گا، عذاب قبر سے محفوظ رہے گا، قیامت کی ہولناکی سے مامون رکھا جائے گا، اس کے سر پر یاقوت کا تاج عزت رکھا جائے گا، اس تاج کی ایک یاقوت (یعنی موتی) دنیا و مافیہا (دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے)سے بہتر ہوگا۔ بہتر حور عین سے نکاح کرادیا جائے گا اور یہ کہ اس کے اقرباء سے ستر کے حق میں اسے شفیع بنا دیا جائے گا۔‘‘

درج بالا آیات و احادیث میں شہادت کے فضائل و درجات کی ایک جھلک دکھانے کی کوشش کی گئی ہےگویا کہ دریا کے بیان میں قطرے کی مثال دی ہے۔شہادت کے فضائل و درجات کے بارے میں وارد آیات و احادیث کے احصاء کے لئے مستقل تصنیف بلکہ تصانیف درکار ہیں ، البتہ براہ راست موضوع نہ ہونے کی وجہ صرف انہی روایات پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

شہید کی اقسام

شہید کے لغوی و اصطلاحی معانی و مفاہیم اور اس کے متعلق وارد احادیث کا تذکرہ کرنے کے بعد اس کی اقسام ذکر کی جاتی ہیں۔ شہید کی بنیادی طو رپر تین اقسام ہیں جن کو مختلف اہل علم نے مختلف نام دئیے ہیں، مگر مفہوم سب کا مشترک ہے۔ اس کی پہلی قسم کو شہید کامل یا شہید دنیوی و اخروی کہا جاتا ہے، دوسری قسم کو شہید ناقص یا شہید آخرت کہا جاتا ہے جبکہ تیسری قسم کو شہید دنیوی یا شہید دنیا کہا جاتا ہے۔ ان تینوں کی تعریفات و احکامات الگ الگ ہیں ۔ ذیل میں ہر ایک قسم کی تعریف و احکام و شرائط وغیرہ ذکر کی جاتی ہیں۔

1. شہید کامل

شہید کامل سے مراد وہ مکلف مسلمان ہے جو اللہ کی راہ میں فوت یا قتل ہوا ہو یا ظلماً کسی آلہ جار حہ سے قتل کیا گیا ہو اور نفس قتل سے دیت واجب نہ ہو ئی ہو[33]یا کسی حربی کا فر یا مسلمان ڈاکو نے بغیر آلہ جارحہ کے قتل کیا ہو یا وہ اس کے قتل کے سبب بنے ہوں اور اس نے راحت دنیا سے نفع نہ اٹھایا ہو تو اسے شہید کامل کہتے ہیں۔ فقہ حنفی کے نزدیک علامہ ابن عابدین ؒ لکھتے ہیں ۔

> هو كل مكلف مسلم، طاهر، قتل ظلماً بآلة جارحة، ولم يجب بنفس القتل مال ولم يرتث وكذا لو قتله باغ او حربي او قاطع الطريق ولو تسببا او بغير آلة جارحة.[34]

امام مالک ؒ اور فقہ مالکی کے ائمہ ؒ صرف کفار حربی ساتھ میدان جنگ میں مارے جانے والے کو شہید کہتے ہیں اور دیگر مقتولین ، جیسے مظلوم مقتول وغیرہ کو اس ضمن میں شامل نہیں کرتے ۔ مدونہ میں ابن سحنون ؒ نے امام مالک ؒ کا قول نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں ۔

> وَقَالَ مَالِكٌ: مَنْ مَاتَ فِي الْمَعْرَكَةِ فَلَا يُغَسَّلُ وَلَا يُكَفَّنُ وَلَا يُصَلَّى عَلَيْهِ، وَيُدْفَنُ بِثِيَابِهِ. قَالَ وَقَالَ مَالِكٌ: وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا أَوْ قَتَلَهُ اللُّصُوصُ فِي الْمَعْرَكَةِ فَلَيْسَ بِمَنْزِلَةِ الشَّهِيدِ، يُغَسَّلُ وَيُكَفَّنُ وَيُحَنَّطُ وَيُصَلَّى عَلَيْهِ، وَكَذَلِكَ كُلُّ مَقْتُولٍ أَوْ غَرِيقٍ أَوْ مَهْدُومٍ عَلَيْهِ إلَّا الشَّهِيدَ وَحْدَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يُصْنَعُ بِهَذَا وَحْدَهُ مَا يُصْنَعُ بِالشُّهَدَاءِ، لَا يُغَسَّلُونَ وَلَا يُكَفَّنُونَ إلَّا بِثِيَابِهِمْ وَلَا يُحَنَّطُونَ وَلَا

يُصَلَّى عَلَيْهِمْ وَلَكِنْ يُدْفَنُونَ.[35]

فقہ شافعی میں بھی شہید کو تعریف وہی کی گئی ہے جو فقہائے مالکیہ ؒ نے کی ہے۔ علامہ الماوردی ؒ فرماتے ہیں کہ شہید وہی ہے جو میدان جنگ میں کفار کے ساتھ لڑتے لڑتے مر جائے۔

قال الْمَاوَرْدِيُّ: وَهَذَا كَمَا قَالَ الشُّهَدَاءُ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي مُعْتَرَكِ الْمُشْرِكِينَ .[36]

فقہائے حنابلہ ؒ نےبھی شہید کی تعریف میں مالکیہ ؒ اور شوافع ؒ کی تائید کی ہے ۔ کیونکہ ان کے نزدیک بھی وہی شہید ہے جو میدان جنگ میں کفار کے ہاتھوں قتل ہوجائے۔ علامہ ابن مفلح شرح مقنع میں لکھتے ہیں ۔

من قتل بايدي الكفار في معركتهم .[37]

گزشتہ بحث سے واضح ہوتا ہے کہ ائمہ ثلاثہ ؒ اور ان کے فقہاء کے نزدیک صرف میدان جنگ میں کفار کے ہاتھوں مارے جانے والا شہید ہوتا ہے البتہ امام ابو حنیفہ ؒ اور فقہائے احناف کے نزدیک شہادت کا دائرہ قدرے وسیع ہے۔ ان کے نزدیک مظلوم مقتول اور قطاع الطریق کے ہاتھوں مارے جانے والے بھی اس تعریف میں شامل ہیں۔ احناف ؒ کےنزدیک شہید کی مذکورہ بالا تعریف سے ذیل کی شرائط مستنبط ہو تی ہیں کہ اگر کسی شخص میں وہ شرائط پائے جاتے ہوں تو تب اسے شہید حقیقی یا شہید کامل کہا جائیگا۔

1- مرنے والا مسلمان اور مکلف یعنی عاقل و بالغ ہو۔
2- بے گناہ یعنی ظلماً قتل کیا گیا ہو۔
3- آلہ جارحہ یعنی تلوار، تیر، بندوق اور دیگر آلات جن سے قتل کے وقوع کا امکان زیادہ ہو۔
4- اس کے قتل سے دیت واجب نہ ہوتی ہو بلکہ قصاص واجب ہوتاہو یعنی قتل عمد کے علاوہ قتل خطاءیا قتل بسبب نہ ہو بلکہ قتل عمد ہو اور آلہ جارحہ سے قتل کیا گیا ہو۔
5- کافر حربی یا باغی ڈاکو نے قتل کیا ہو یا اس کے قتل کے سبب بنے ہوں ، گو کہ آلہ جارحہ سے قتل نہ بھی کیا ہو لیکن ان کا ارادہ تو قتل کا تھا اس لیے اس صورت میں آلہ جارحہ کی شرط بھی لازمی نہیں۔
6- چھٹی شرط یہ کہ اس نے راحت دنیا سے فائدہ نہ اٹھا یاہو یعنی کہ وہ موقع ہی پر فوت ہو چکا ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے دنیوی باتیں کی ہوں نہ کچھ کھایا پیا ہو اور نہ ہی ایک نماز کے وقت کے بقدر اس حال میں زندہ رہا ہو کہ اس کے ہوش و حواس درست ہوں۔

شہید کامل کی شرائط

گزشتہ بحث میں شہید کی تعریف سے ہم نے جو نکات اخذ کیے وہی اس کی شرائط بھی ہیں۔ اگر کسی مقتول میں یہ ساری شرائط موجود ہوں تو وہ شہید کامل کہلائے گا جس کیلئے قرآن و سنت میں بشارتیں وارد ہوئی ہیں۔ انہی

شرائط کی تفصیل مولانازوار حسین نے اپنی کتاب’’عمدۃ الفقہ‘‘ میں تحریر کی ہے۔ ذیل میں اختصار کے ساتھ انہی شرائط کی تفصیل مولانا زوار حسین کی کتاب سے درج کی جاتی ہے، البتہ یہ یاد رہے کہ ہم نے بعض شرائط کو بعض میں مدغم کیا ہے جبکہ مولانا نے ہر ایک کو الگ الگ بیان کیا ہے اس لیے ان کے نزدیک شرائط بڑھ جاتی ہیں۔

1- مسلمان ہونا، لہٰذا غیر مسلم کیلئے شہادت ثابت نہیں ہو سکتی۔

2- مکلف ہونا یعنی عاقل و بالغ ہو، لہٰذا مجنون یا بچہ کو اگرمار اجائے تو اس کوغسل اور کفن دیا جائیگا، البتہ اخروی اعتبار سے اس کے لئے شہید کامل کا اجر ثابت ہوگا۔

3- طاہرہونا یعنی کہ حدث اکبر یعنی جنابت ،حیض اور نفاس سے پاک ہو۔

4- بے گناہ مقتول ہو ا ہو۔ اگر کوئی شخص کسی شر عی جرم (قصاص، رجم بالزنا، حرابہ وغیرہ) کی سزا میں مارا جائے تو وہ شہید نہ ہو گا۔

5- اہل حرب (حربی کافر) ،باغیوں یا ڈاکوؤں نے اسے قتل کیا ہو، خواہ آلہ جارحہ (تلوار، بندوق وغیرہ) سے قتل کیا ہو یا غیر جارحہ (مثلاً پتھر وغیرہ) سے، خواہ خود قتل کیا ہو یا قتل کے سبب بنے ہوں، ان سب صورتوں میں وہ شہید کا مل ہی ہو گا۔

6- اہل حرب یا باغی کے علاوہ کسی مسلمان یا ذمی کے ہاتھ سے ظلماً قتل ہوا ہو اور اس کے قتل کے بدلے شریعت کی طرف سے اس پر کوئی دیت واجب نہ ہوتی ہو بلکہ قصاص ہی واجب ہوتا ہو۔

7- میدان جنگ میں مقتول پایا جاناجبکہ اس کے جسم پر زخم کے نشانات ہوں تو اس پر بھی شہید کامل ہی کے احکام جاری ہونگے۔

8- مرتث ہونا، یعنی زخمی ہونے کے بعد دنیا سے فائدہ نہ اٹھایا ہو مثلاً کھانا پینا، علاج کرانا اگرچہ یہ چیزیں قلیل ہی کیوں نہ ہوں یا اتنی دیر تک زندہ رہا ہوکہ ایک نمازکا وقت گذر گیا ہو اوراس کے ہوش و حواس درست ہوں اور وہ نماز ادا کرنے پر قادر ہو۔ (38)

غرض شہید کا مل وہ عاقل، بالغ اور پاک (یعنی جنابت، حیض و نفاس سے پاک) مسلمان ہے جو ظلماً قتل ہوا ہو، اگر اہل حرب یا باغیوں کی طرف سے قتل ہوا ہو تو آلہ جارحہ (وہ آلہ جس سے عموماً موت واقع ہوتی ہے) کی شرط بھی لازمی نہیں البتہ اگر کسی مسلمان یا ذمی کی طرف سے قتل ہوا ہو تو آلہ جارحہ کی شرط لازمی ہے ۔اور وہ مسلمان بھی جو میدان جنگ میں قتل ہوا ہو اور اس کے جسم پر زخم کے نشان ہوں اس حال میں کہ اس نے لذات دنیا سے فائدہ نہ اٹھایا ہو یعنی کہ وہ افعال سر انجام نہ دئیے ہوں جو عموماً زندہ لوگ انجام دیتے ہیں جیسے کھانا، پینا، سونا، ایک جگہ سے دوسری جگہ حرکت کرنا، نماز پڑھنا وغیرہ ذلک۔

اگر درج بالا شرائط میں سے کوئی ایک شرط بھی مفقود ہو جائے تو دنیوی احکام کے اعتبار سے تو شہید کامل نہیں ہو گا یعنی کہ کفن بھی دیا جائیگا اور غسل بھی البتہ اخروی اعتبار سے شہید ہو گا اور آخرت میں اللہ نے اس کے

لیے جو درجات مقرر فرمائے ہیں وہ انہیں مل جائے گی۔

شہید کامل کا حکم

شہید کامل کا حکم یہ ہے کہ:

1- اسے غسل نہ دیا جائے اور نہ ہی اس کا خون دھو یا جائے البتہ اگر اس کے علاوہ اس کے بدن پر کوئی نجاست ہو تو وہ دھو لیا جائے۔ اور اگر شہید جنب ہو تو پھر اسے بھی غسل دیا جائے جیسا کہ صاحب ہدایہ رقمطراز ہیں۔

"واذا استشهد الجنب غسل "(39)

2- شہید کامل کو کفن کی بجائے اسی کپڑوں میں ہی دفن کر دیا جائے البتہ جو چیزیں کفن میں نہیں آتیں جیسا کہ ذرہ، خود، ٹوپی، عمامہ، جوتے، گھڑی، کوٹ، وغیرہ تو یہ سب چیزیں اتاری جائیں۔اور اگر کپڑے کفن مسنون سے کم ہوں تو کفن دے کر پورا کیا جائےا ور اگر کپڑے کفن مسنون سے زائد ہوں تو کم کرکے کفن مسنون کے مطابق کر دیا جائے۔ جیسا کہ علامہ مرغینانی رقمطراز ہیں:

"ویزیدون و ینقصون ما ساؤا اتما ما للکفن "(40)

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اور احادیث میں نبی اکرمﷺ نے شہید کے لئے جو انعامات اور درجات عالیہ ذکر فرمائے ہیں وہ در اصل شہید کامل ہی کیلئے ہیں لیکن بعض احادیث میں ان کے علاوہ لوگوں کیلئے بھی شہید جیسا اجر بیان فرمایا ہے جو کہ رحمت الہی سےبعید نہیں ، مگر پھر بھی شہید کامل / شہید حقیقی اور شہید ناقص / شہید حکمی کے درجات میں کافی تفاوت ہے۔ ذیل میں شہید کے درجات عالیہ کے بارے میں دو آیات ملاحظہ فرمالیں ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء و لکن لا تشعرون " (41)

’’اور ان کو مردے نہ کہو جو اللہ کی راہ میں مارے گئے بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں خبر نہیں‘‘

اس آیت کی تفسیر میں امام رازیؒ لکھتے ہیں کہ اصمؒ نے کہا کہ تم (مسلمان) شہداء کو اس طرح نہ پکارو جس طرح مشرکین انہیں (مردے) پکارتے ہیں، بلکہ کہو کہ وہ دین (اسلام) میں زندہ ہیں لیکن مشرکین نہیں سمجھتے۔ (42) ۔ اللہ فرماتے ہیں کہ شہداء کا وہ مقام ہے کہ ان کو عام مردوں کی طرح مردے نہ پکارو بلکہ وہ تو زندہ ہیں اور ان کی روحیں جنت میں ہیں اور زندوں کی طرح رہتے ہیں۔ ایک دوسری آیت میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ولا تحسن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتاً بل احیاء عند ربھم یرزقون " (43)

اور تم ان کو مردے خیال نہ کرو جو اللہ کی راہ میں مارے گئے بلکہ وہ زندہ ہیں

، اپنے رب کے پاس کھاتے پیتے ہیں۔

درج بالا آیت کی تفسیر میں علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے ابن عباس سے مروی حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا: کہ جب غزوہ احد میں تمہارے بھائی شہید ہوئے تو اللہ نے ان کی ارواح سبز پرندوں کے پیٹوں میں رکھ دیں جو جنت کے نہروں کے اوپر سیر کرتی ہیں اور اس کے پھلوں میں سے کھاتی ہیں اور عرش کے نیچے لٹکے ہوئے قندیلوں میں رہتی ہیں۔ (44)

الغرض قرآن و سنت میں شہید کیلئے جو بشارتیں وارد ہوئی ہیں وہ در اصل شہید کامل ہی کیلئے ہیں البتہ بعد میں اور لوگوں کے لیئے بھی آپﷺ نے شہید جیسے اجر کا اثبات فرمایا ہے اور یہ اللہ کی قدرت و رحمت سے بعید نہیں لیکن پھر بھی ان دونوں کے درجات میں بڑا فرق پایا جاتا ہے۔

2- شہید ناقص :

شہید کی دوسری قسم شہید ناقص ہے جسےشہید آخرت بھی کہا جاتا ہے۔ یہ وہ شہید ہے جس کی تکفین و تدفین عام موتیٰ (مردوں) کی طرح ہوتا ہے، البتہ اخرت میں اللہ ان کو شہادت کا اجروثواب عطا فرما ئیں گے ۔ اس کو حکمی شہید بھی کہا جاتاہے کیونکہ یہ اصل میں شہید نہیں ہوتا بلکہ آپﷺ نے اس پر صرف حکم شہید کا لگایا ہے۔ اس کی تعریف شیخ عبدالرحمان بن غرمان نے یوں کی ہے۔

انهم شهداء في ثواب الاآخرة وعدهم رسول الله ﷺ من الشهداء والا فهم كغيرهم من الموتى ' ليس لهم احكام خاصة ، فيغسلون و يصلى عليهم ، فهم شهداء بشهادة رسول الله ﷺ وان لم يظهر لهم حكم شهادتهم فى الدنيا۔ 45

اس قسم کے شہداء کی تعدا دزیادہ ہے جن میں سے چند کا تذکرہ گزشتہ بحث ''ورود لفظ شہید احادیث نبویہ ﷺ کی روشنی میں'' میں بھی ہوا ہے۔ علاوہ ازیں ، مختلف اہل علم نےشہدائے ناقص کی تعداد مختلف بتلائی ہے۔ ذیل میں سب سے پہلے وہ اقسام ذکر کی جاتی ہیں جن کا تذکرہ مذکورہ بالا احادیث میں ہوایا ہے،بعد ازاں وہ اقسام بیان کی جائیں گی جن کا تذکرہ دوسرے اہل علم نے کیا ہے مگر راقم کو وہ احادیث نہ مل سکیں ۔ شہید ناقص کی فہرست ذیل میں ملاحظہ ہوں:

1. جو اللہ کی راہ میں فوت ہوجائے ۔
2. جو طاعون کی بیماری سے مرجائے۔
3. جو ڈوب کر مر جائے۔
4. جو ملبے کے نیچے دب کر مرجائے۔
5. ذات الجنب (جو پھپھڑوں میں پانی کی وجہ سے مرجائے)۔
6. جو عورت دوران حمل مرجائے۔
7. جو عورت نفاس کے دوران مر جائے۔
8. جو دین کی حفاظت کرتے ہوئے مر جائے۔

9. جو جان کی حفاظت کرتے ہوئے مر جائے۔
10. جو اہل و عیال کی حفاظت کرتے ہوئے مر جائے۔
11. جو مال کی حفاظت کرتے ہوئے مر جائے۔
12. جو ظلماً قتل ہوجائے۔
13. جو اللہ کی راہ میں قتل ہوجائے۔
14. جو پیٹ کی بیماری سے مر جائے۔
15. جو شخص صدق دل سے شہادت کی دعا کرے پھر فوت ہو جائے یا قتل کر ہو جائے۔
16. جو شخص غمگین (غم میں مبتلا ہوا) فوت ہو جائے۔
17. جو اونٹ سے گر کر مر جائے۔
18. جو گھوڑے سے گر کر مر جائے۔
19. جو سانپ کے ڈسنے سے مر جائے۔
20. جو اپنے بستر پر کسی بھی وجہ سے مر جائے۔
21. جو طلب علم میں مر جائے۔
22. جو فتنوں کے دور میں سنت سے متمسک رہ کر مر جائے۔
23. جو چاشت کی نماز پڑھے اور ہر مہینہ تین روازے رکھے اور سفر و حضر میں وتر کا تارک نہ ہو یہاں تک کہ فوت ہو جائے۔
24. جو سل یعنی تپ دق Tuberculosis کی بیماری سے مر جائے۔
25. جو بخار کی حالت میں مر جائے۔

سطور بالا میں شہید ناقص کی وہ اقسام درج کی گئی ہیں جن کا تذکرہ مذکورہ بالا احادیث میں ہوا ہے ۔ البتہ علامہ سیوطی ؒنے ذیل کے لوگوں کو بھی شہید آخرت کی فہرست میں شامل کیاہے جن کی احادیث راقم کو نہیں مل سکیں لیکن افادہ عام کی خاطر ان کو بھی ذکر کیا جاتا ہے۔

26. جو حالت سفر میں مرجائے ۔
27. جس کا بدن پھٹ کر مر جائے۔
28. جس کو کوئی درندہ چیر پھاڑکر مار ڈالے۔
29. جو بادشاہ کے ظلماً قتل کرنے سے چھپ گیا ہو اور اسی حالت میں مر جائے۔
30. موذن جبکہ طلب ثواب کیلئے اذان کہتا ہو، تنخواہ نہ لیتا ہو۔
31. سچ بولنے والا تاجر۔
32. اہل و عیال کو حلال کھلانے والا۔
33. جس کو سمندری سفر میں متلی آئے اور مر جائے۔
34. جو شخص ہر روز پچیس مرتبہ یہ دعاپڑھے

اللھم بارک لی فی الموت و فیما بعد الموت

35. جو شخص بیماری میں چالیس مرتبہ یہ دعا پڑھے اور اسی بیماری میں فوت ہو جائے۔

لا الہ الا انت سبحنک انّی کنت من

الظالمین

36. جو شخص ہر رات سورۃ یسٓ پڑھے۔

37. جو شخص صبح کے وقت اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم تین بار پڑھ کر سورۃ حشر کی پچھلی تین آیتیں پڑھے اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر فرمائے گا کہ اس کیلئے شام تک استغفار کریں اور اگر اس دن میں مرا تو شہید مرا اور جو شام کو یہی پڑھے صبح تک یہی بات ہے۔

38. جو رسول اکرمﷺ پر 100 مرتبہ درود شریف پڑھے ۔

39. جو جمعہ کے دن مرجائے ۔

40. جو کفار کیلئے سرحدوں پر گھوڑا باندھے۔

41. جو عورت کنوارے پن میں مر جائے۔

42. جس نے طہارت پر رات گزاری اور اسی حالت میں مر گیا۔

43. جسکی زندگی تشدد سے خالی ہو اور نرم مزاج ہو کر زندگی گزارے۔ (46)

مذکورہ بالا تینتا لیس اقسام شہید حکمی یا شہید ناقص کی ہیں۔ شہید حقیقی اور شہید حکمی میں بنیادی اور جوہری فرق ایک تو دنیا میں ان کی تجہیز و تکفین کا ہے کہ شہید حقیقی کو غسل دیا جائیگا اور نہ ہی کفن دیا جائیگا جبکہ اس کے برعکس شہید حکمی کو غسل بھی دیا جائیگا اور کفن بھی۔ دوسرا فرق آخرت کے اعتبار سے ہے کہ آخرت میں جو انعامات اور درجات عالیہ کا وعدہ شہید حقیقی کیلئے ہے وہ شہید حکمی کیلئے نہیں کیونکہ قرآن و حدیث میں شہید کیلئے جن انعامات کا وعدہ کیا گیا ہے ان سے مراد صرف اور صرف شہید حقیقی ہی ہے البتہ شہید حکمی کو درجات عالیہ سے سرفراز فرمانا تو یہ اللہ کی صفت رحمت سے بعید نہیں۔

3- شہید دنیوی

شہید کی تیسری قسم شہید دنیوی ہے جس سے مراد وہ شہید ہے جس کا مقصد دین نہیں تھا بلکہ کسی دنیوی غرض یا مقصد کیلئے لڑتا ہواقتل ہوا ہو۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ وہ آلہ جارحہ سے اس طرح قتل ہوا ہوکہ نہ تو راحت دنیا سے فائدہ اٹھایا ہو اورنہ ہی اتنی دیر تک زندہ رہا ہو کہ ایک نماز کا وقت گزر گیا ہو اور اس کے ہوش و حواس قائم ہو ۔ شیخ عبدالرحمان بن غرمان اس کی جامع تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں

> الشہید الدنیا ھو من قتل فی حرب الکفار ، وقام بہ مانع من موانع الشھادۃ ، کالریا و السمعۃ ، والغلول من الغنیمۃ و نحوھا ۔ ھذا لہ حکم الشھداء فی الدنیا دون الآخرۃ ، وھذا تجری علیہ الاحکا م الخاصہ بالشھید ، وما یترتب علیہ، وھوء لاء لیس لھم الثواب الکامل الموعود بہ الشھید فی الآخرۃ۔ (47)

شہید دنیا کا حکم دنیا میں شہید حقیقی ہی جیسا ہے کہ اس کو غسل دیا جا ئے مگر آخرت میں شہید کا ثواب نہیں ملے گا کیونکہ اس میں درج بالا شرائط نہیں پائی جاتیں، البتہ دنیا میں شریعت کےاحکام ظاہر پر ہی لگائے جاتے ہیں اس لئے دنیا میں اس کے ساتھ شہید حقیقی جیسا معاملہ ہی کیا جائے گا البتہ آ خرت کا معاملہ اللہ پر چھوڑ دیا جائے گا کیونکہ وہی علیم بذات الصدور ، اللہ ہے۔

نتائج بحث

شہید ایک اسلامی اصطلاح ہے جس کا مفہوم نہایت وسیع ہے۔ مگر اصطلاح میں اس سے مراد وہ مکلف و طاہر مسلمان ہے جواعلائے کلمۃ اللہ کے لئے کفار سے لڑ کر قتل ہوا ہو یا اسے مسلمانوں نے ظلماً قتل کیا ہو۔ اس کی بنیادی طور پرتین اقسام ہیں۔ پہلی قسم شہید کا مل کی ہے جس سے مراد وہ طاہر مکلف مسلمان ہے جو ظلماً قتل ہوکر مرتث نہ ہوا ہو تو اس کا حکم یہ ہے کہ اسے غسل دیا جائے اور نہ ہی کفن البتہ اگر ان میں سے کوئی ایک شرط بھی مفقود ہو تو دنیا کے اعتبار سے وہ شہید کامل نہیں ہو گا البتہ آخرت کے اعتبار سے وہ شہید کامل ہی ہو گا اور جوانعامات شہید کامل کو دئیے جائیں گے وہ اسی کو بھی دئیے جائیں گے۔ دوسری قسم شہید ناقص کی ہے یعنی وہ شہید جو کہ اصلاً تو شہید نہیں ہے مگر آپ ﷺ نے احادیث میں اس پر شہید کا حکم لگایا ہے یا اس کے لیے بھی شہید جیسا اجر ثابت فرمایا ہے ۔ اس طرح کے شہداء کی تعداد تقریباً43 تک جا پہنچتی ہے جیسا کہ سطور بالا میں مفصل بیان ہوئی ہے۔ ان کا حکم یہ ہے کہ دنیا میں غسل و کفن تو دیا جائیگا البتہ آخرت میں اللہ انہیں اپنے فضل و کرم سے شہید جیسا اجرعطا فرمائیں گے باوجود یہ کہ دونوں کے درجات میں کافی تفاوت ہو گی۔ تیسری قسم شہید دنیا کی ہے اس سے مراد وہ شہید ہے جو اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے نہیں بلکہ ذاتی اغراض و مقاصد کے حصول کیلئے لڑ کر قتل ہوا ہو۔ دلوں کا حال صرف اللہ تعالی جانتے ہیں مگر دنیا میں ظاہر پر حکم لگایا جاتا ہے اس لئے دنیا میں اس کا حکم شہید کامل جیسا ہی ہو گا یعنی اسے غسل دیا جائے اور نہ ہی کفن، البتہ آخرت میں اسے شہید کا ثواب نہیں دیا جائیگا کیونکہ اس کی غرض حصول رضائے الٰہی یا اعلائے کلمۃ اللہ نہیں بلکہ حصول جاہ و مال تھا۔ اس لیے آخرت میں اسے شہید کا رتبہ نہیں دیا جائیگا۔

شہید کے مقام کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ اس کا خریدار براہ راست اللہ ہے اور مومن سے اس کی جان اور مال جنت کے بدلے خرید لئے ہیں جیسا کہ فرمان الہیٰ ہے کہ ''**بے** شک اللہ نے مسلمانوں سے ان کے مال اور جان خرید لئے ہیں اس بدلے پر کہ ان کے لئے جنت ہے اللہ کی راہ میں لڑیں تو ماریں اور مریں''۔ ایک دوسری آیت میں اللہ نے باوجود فوت ہونے کے شہید کو مردہ کہنے سے منع فرمادیا کہ یہ تو زندہ ہیں اور اللہ کے ہاں رزق پاتے ہیں۔ شہید کا رتبہ علیا بیان کرتے ہوئے آقا ﷺ فرماتے ہیں کہ فرمان الہی ٰ ہے کہ میری راہ کے مجاہد کا ضامن میں ہوں ، اگر اسے موت

دوں تو جنت عطاء کروں گا اور اگر لوٹادوں تو اسے اجر یا غنیمت کے ساتھ لوٹادوں گا۔ ایک دوسری روایت میں آقا ﷺ فرماتے ہیں کہ بے شک شہید کے لئے اللہ تعالیٰ کے دربار میں چھ انعامات ہیں: اس کے بدن سے خون نکلتے ہی اس کی بخشش کردی جاتی ہے، جنت میں وہ اپنا ٹھکانہ دیکھ لیتا ہے، عذاب قبر سے محفوظ رہے گا، قیامت کی ہولناکی سے مامون رکھا جائے گا، اس کے سر پر یاقوت کا تاج عزت پہنایا جائے گا جو دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا، بہتر حوروں سے نکاح کرادیا جائے گا اور یہ کہ اس کے اقرباء سے ستر کے حق میں اسے شفیع بنا دیا جائے گا۔ لہذا اس سے بہتر سودا دنیا میں اور کوئی نہیں اسی لئے اللہ نے بھی قرآن میں باصراحت بتلادیا[48] کہ اسی سودا ہی کے زریعے عذاب الیم سے بچا جا سکتا ہے۔

حوالہ جات

[1] - سورۃ بقرۃ 185

[2] سورۃ البقرۃ 282

[3] سورۃ آل عمران 98

[4] سورۃ المائدہ 117

[5] سورۃ ق 37

6 -افریقی ، ابن منظور، محمدبن مکرّم ، لسان العرب، داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، 1999ء،
جلد 7، ص 226-222

7 -کیرانوی - وحید الزمان، مولانا: القاموس الوحید، ادارہ اسلامیات ، لاہور، س-ن، ص 893

8 -مرغینانی، علی بن ابی بکر، شارح: مفتی عبدالحلیم قاسمی بستوی، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، س-ن، جلد 2،
ص 433

9 -بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح ، محقق: محمد زبیر بن ناصر، دارطوق النجاۃ ،دمشق ، کتاب الجنائز، باب الصلاۃ علی الشہید، جلد 2، ص 91

10 -القشیری، مسلم بن حجاج، ابوالحسین، الجاح الصحیح، محقق: محمد فواد عبدالباقی ، داراحیاء التراث العربی ، بیروت، س-ن، کتاب الامارہ

11 - القشیری،مسلم بن حجاج،الجامع الصحیح، کتاب الامارہ، باب بیان الشہداء

12 -عسقلانی ، ابن حجر، احمد بن علی، فتح الباری شرح صحیح البخاری، دارالمعرفۃ ،بیروت، 1379ھ، جلد 10، ص 180

13 -السجستانی،ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، السنن، محقق: محمد عبدالحمید، المکتبہ العصریہ، بیروت، س-ن، جلد 3، ص 188

14 -الطیالسی، سلیمان بن داؤد، المسند، محقق: دکتور محمد بن عبدالحسن الترکی، دارھجر ، مصر، 1999ء،
جلد 3، ص 47

15 -النسائی ، احمد بن شعیب، السنن الصغری، تحقیق: ابو غدہ عبدالفتاح، مکتب المطبوعات الاسلامیہ، حلب، 1986ء، جلد 7، ص 116

16 -الطیالسی، سلیمان بن داؤد، المسند، محقق: دکتور محمد بن عبدالحسن الترکی، دارھجر ، مصر، 1999ء،
جلد 3، ص 47

17 -نیشا پوری، امام حاکم، محمد بن عبداللہ ، المستدرک علی الصحیحین، تحقیق ، مصطفی عبدالقادر عطاء، دارالکتب العلمیہ، بیروت، 1990، جلد 7، ص

87

18 ۔الصنعانی، عبدالرزاق بن ہمام، المصنف، محقق: حبیب الرحمان اعظمی، المکتب الاسلامی، بیروت، 1403ھ ، جلد 3، ص 561

19 ۔صنعانی، عبد الرزاق بن ہمام ، المصنف، محقق: حبیب الرحمان الاعظمی، المجلس العلمی، بیروت،۱۴۰۳، ،جلد 5، ص 269

20 ۔المستدرک علی الصحیحین لا مام حاکم، جلد 2، ص 88

21 ۔الھیثمی،علی بن ابی بکر مجمع الزوائد و منبع الفوائد، محقق؛ حسام الدین قدسی، مکتبہ القدسی، القاہرۃ، 1994ء، جلد 1، ص 124

22 ۔مجمع الزوائد و منبع الفوائد، جلد 1، ص 172

23 ۔ایضا، جلد 2، ص 241

24 ۔ایضاً، جلد 2۔ص 317

25 ۔ایضاً،جلد 9، ص 400

26 ۔السجستانی، ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، السنن، محقق: محمد محی الدین عبدالحمید، المکتبہ المصویہ، بیروت،س۔ن، جلد 3، ص 7

[27] سورۃالبقرہ: 154

[28] سورۃآل عمران169

[29] سورۃ التوبۃ : 111

[30] بخاری،محمد بن اسماعیل،الجامع الصحیح ،دار طوق النجاۃ ،مصر،1422،کتاب الجہاد و السیر،باب الحور العین۔

[31] الترمذی،ابو عیسی،محمد بن عیسی،السنن الترمذی،الشرکہ المکتبہ المطبعہ المصطفی الحلبی البابیی،مصر،1975 ،
ابواب الجہاد،باب ما جاء فی فضل الجہاد۔

[32] الترمذی،ابو عیسی،محمد بن عیسی،السنن الترمذی،الشرکہ المکتبہ المطبعہ المصطفی الحلبی البابیی،مصر،1975 ،
ابواب الجہاد،باب ما جاء فی ثواب الشہید۔

[33] زوار حسین ، شاہ، مولانا ، عمدۃ الفقہ، زوار اکیڈمی پبلی کیشنز کراچی، 2008ء، ص 553

[34] ابن عابدين، محمد أمين بن عمر بن عبد العزيز عابدين الدمشقي الحنفي، رد المحتار على الدر المختار، دار الفكر-بيروت1412ه- - 1992م، جلد 2، ص 247

[35] مالك بن أنس بن مالك ، المدونة الكبرى، دار الكتب العلمية، 1415ه- - 1994م، ج 1 ، ص 258، 259

[36] الماوردي ، أبو الحسن ، علي بن محمد بن محمد ، الحاوي الكبير في

فقه مذهب الإمام الشافعي وهو شرح مختصر المزني، المحقق: الشيخ علي محمد معوض - الشيخ عادل أحمد عبد الموجود، دار الكتب العلمية، بيروت - لبنان1419 هـ -1999 م، ج 3 , ص33

[37] ابن مفلح ، إبراهيم بن محمد ، المبدع في شرح المقنع، دار الكتب العلمية، بيروت - لبنان ، 1418 هـ - 1997 م , ج 2، ص 234

38 -زوار حسین ، شاہ، عمدة الفقہ ، زوار اکیڈمی پبلی کیشنز، بہاولپور ، 2008ء،جلد 2، ص 558- 555

39 -المرغینانی، علی بن ابی بکر، الهدایہ مع الدرایہ، مکتبہ رحمانیہ لاہور، س-ن، جلد 1، ص 198

40 -ہدایہ مع الدرایہ، جلد 1، ص 199

41 -البقرة: 154

42 -رازی ، محمد بن عمر، امام ، مفاتیح الغیب، داراحیاء التراث العربی، بیروت، 1420ھ، جلد 4، ص 125

43 -آل عمران،169

44 -سیوطی، عبدالرحمان بن ابی بکر، جلال الدین، الدر المنثور، دارالفکر، بیروت، س-ن، جلد 2، ص 371

[45] عبدالرحمان بن غرمان، احکام الشہید فی الفقہ الاسلامی، دار الجبهة للنشر والتوزیع، بیروت، 1428ھ، ص 44

46 - عبدالرحمان بن غرمان، احکام الشہید فی الفقہ الاسلامی، دار الجبهة للنشر والتوزیع، بیروت، 1428ھ، ص43

47 -عمدة الفقہ، جلد 2، ص 554

48 - سورة الصف 10